کے ارکان، یروشلم میں 8 اکتوبر کو جانوں کے دہشتناک اتلاف پر غم و غصہ کا اظہار کرتے ہیں۔ اس موقع پر اسرائیلی فوجیوں نے جو روّیہ اختیار کیا ہے ہم اس مسلمانوں، یہودیوں اور عیسائیوں کی طرف سے گہرے دکھ اور غم کے اظہار میں برابر کے شریک ہیں۔ اسی کے ساتھ ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ فلسطینی عوام کے ساتھ، ناانصافی کا گہرا احساس اور اقوام متحدہ کی سلامی کونسل کی دفعہ 242 کی بنیاد پر مسئلے کے منصفانہ حل سے مایوسی اس قسم کے لرزا دینے والے واقعات کی اصل وجہ ہے۔ چنانچہ ہم اسرائیلی ریاست سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنی حفاظتی فوجوں کو سختی سے لگام دے اور تمام متعلقہ مملکتوں پر زور دیتے ہیں کہ وہ قرارداد 242 کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے اس پر عمل درآمد کرائیں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ خدائے واحد و برحق سب لوگوں کو امن، انصاف اور موافقت سے نوازے اور وہ جو مصیبت جھیل رہے ہیں انھیں ان مصیبتوں سے نجات اور تسکین عطا فرمائے۔

بیان پر کینٹبری کے آرک بشپ محترم رابرٹ رتنی، ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے اپسکوپل چرچ کے قائم مقام صدر بشپ محترم ایڈمنڈل براؤننگ، نیوزی لینڈ کے آرک بشپ محترم بریان ڈیوس، پورے آئرلینڈ کے اسقف اعظم رابرٹ ایمس یروشلم کے اپسکوپل چرچ کے صدر محترم سمیر کافئی اور اوسطی افریقہ کے آرک بشپ خوستو مخولو کے دستخط ہیں۔

اس سے پہلے اپنے ایک علیحدہ بیان میں ڈاکٹر کافئی نے کہا کہ "فلسطینی بھی خدا کی مخلوق ہیں اور اس حقیقت سے پیش نظر کہ ان کی اکثریت عرب ہے ان کے لیے ایک فسلطین ہونا چاہیے۔ جس پر ان کا حق ہو"۔ (رپورٹ۔ چرچ ٹائمز)

افریقہ

مذہبی سامراجیت افریقہ پر منڈلارہی ہے

کنساشا کے مقام پر منعقدہ نوجوانوں کے براعظمی فورم سے خطاب کرتے ہوئے کینیا کے ماہر دینیات نے بتایا کہ عیسائی اور مسلم بنیاد پرست آہستہ روی لیکن مستعدی افریقہ کو مذہبی سامراجیت اور روحانی انتشار میں گھسیٹ رہے ہیں۔ نوجوانوں اور طلبہ کی کل افریقی اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے محترم پی نگومی نے کہا کہ امریکہ سے تعلق رکھنے والے مبلغین خصوصاً

شدید بنیاد پرستانہ خیالات کے ساتھ افریقہ میں وارد ہوئے ہیں۔ جن سے نئے فرقوں کو ابھرنے کی ترغیب ہوتی ہے اور انحصار کے رجحان میں اضافہ ہوتا ہے۔

انہوں نے وضاحت کی کہ دوسروں پر انحصار کرنے کے رجحانات اور تنقیدی ذہنیت کی بنا پر کچھ افریقی ذہن بڑی آسانی سے ہائی جیک اور گروہ بندی کا شکار ہوجاتے ہیں۔ یہ پینٹے کوسٹل معجزہ پرستی میں ایک عام رجحان ہے۔ انہوں نے کہا کہ معجزاتی اثرات نوجوانوں کو دنیا کی مذہبی خدمت انجام دینے میں الجھن میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ وہ اپنا زیادہ تر وقت زبانوں میں سوچنے کی بجائے زبانیں بولنے پر صرف کرتے ہیں۔

محترم نگومی نے معجزاتی تحریک کی شفا بخشی پر یہ کہتے ہوئے نکتہ چینی کی کہ یہ "مسیحی فسوں گری" ہے جو جدید دینیات، بالخصوص تنقیدی تجزیے اور عبارتی سیاق و سباق کے سخت مخالف ہے انہوں نے یہ بات نوٹ کی کہ مسلم بنیاد پرست تحریکیں بھی دنیا کو واپس اسلام کی طرف لانے میں پر عزم اور متحد ہیں۔ مسٹر نگومی نے، جو کینیا میں لیمورو کے سینٹ پال دینیاتی کالج میں استاد ہیں، نوجوانوں کے اجتماع کو بتایا کہ "اسلامی معاشروں میں نوجوان مقدس جنگ یا جہاد میں رضاکارانہ خدمات بجا لانے کے لیے کھینچے چلے آرہے ہیں۔ اس پالیسی کو جارحانہ عسکریت یا باریک بینی پر مبنی سماجی، سیاسی اور اقتصادی چالیں قرار دیا جاسکتا ہے۔

اسمبلی کا افتتاح کرتے ہوئے زائرے کے نوجوانوں اور کھیلوں کے وزیر مسٹر ناموزی موونگی نے اس رائے کا اظہار کیا کہ بہت سے افریقی ممالک میں نوجوان، مسلح تصادموں، قحط، ناموزوں تعلیم اور بے روزگاری کے ہاتھوں بڑی سختیاں برداشت کر رہے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ وہ اپنے اندر نشہ آور ادویات کے غلط استعمال، عصمت فروشی اور جرائم کے ارتکاب کی ترغیب پانے لگے ہیں۔

مسٹر موونگی نے اکثر افریقی ملکوں کے موجودہ سماجی اور اقتصادی نظاموں پر یہ کہتے ہوئے تنقید کی کہ وہ نوجوانوں کو جو برآعظم کی کل آبادی کا 60 فیصد ہیں، اپنے ملکوں کی خدمت بجالانے کے لیے بمشکل تیار ہی تیار کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ نظام تعلیم امیر لوگوں کے لیے مخصوص ہے اور وہ افریقہ کے سماجی، سیاسی، ثقافتی اور اقتصادی مسائل سے ذرا بھی واسطہ نہیں رکھتا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ اب کسی اور سیاسی کلچر پر متفق رائے ہوجائے جو کھلے ذہن کے ساتھ بحث و تمحیص، زیادہ رواداری اور پروگراموں، منصوبوں کے ساتھ ساتھ اور افریقی عوام کی قدر و قیمت متعین کرنے کے لیے تنقیدی سوجھ بوجھ سے کام لینے کی

اجازت دیتا ہو۔

انہوں نے کل افریقی چرچوں کی کانفرنس (AACC) اور افریقی خطے کی عالمی عیسائی طلبہ فیڈریشن کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے اسمبلی کے مندوبین کو جدّوجہد کی دعوت دیتے ہوئے کہا کہ وہ افریقہ کو موجودہ بحران سے نجات دلانے کے لیے عملی سفارشات کے لیے آگے بڑھیں۔

(اے پی ایس بلیٹن)

ایشیا

ہندوستان: "مسلمان باپ اور بیٹا عیسائی مبلغ بن گئے"

کرسچین ہیرالڈ کی رپورٹ کے مطابق "ایک باپ اور اس کا بیٹا اپنا دین چھوڑ کر عیسائی مبلغ بن گئے ہیں، پہلے ذاکر حسین (یہ اس کا اصلی نام نہیں) نے اور پھر اس کے باپ نے یکے بعد دیگرے مسیحیت قبول کی اور ان دونوں کو اکھٹے بپتسمہ دیا گیا۔ ذاکر نے بتایا کہ "اس نے 1974 میں "اپریشن موبلائزیشن ٹیم" کی طرف سے فراہم کردہ پمفلٹوں کے مطالعے کے بعد پہلی دفعہ یسوع مسیح کے بارے میں سوچنا شروع کیا۔ تجسس میں اضافہ ہونے پر اس نے عیسائی ریڈیو سننا شروع کیا۔ اور اسی کے ساتھ فیبا ریڈیو کے پیٹر سیموئیل اور دیگر عیسائی پروڈیوسروں کے ساتھ خط و کتابت شروع کردی۔ جولائی 1975ء میں میں نے اپنا دل خداوند کے حوالے کرنے کا فیصلہ کیا۔

پیٹر سیموئیل، ذاکر کے لیے باقاعدگی سے دعائیں کرتے رہے۔ ایک خط میں ذاکر نے پیٹر کو بتایا کہ اس کا باپ جو مُلّا ہے اور ایک مدرسے میں بچوں کو قرآن شریف پڑھاتا ہے۔ اسے جان سے مار دینے کی دھمکیاں دے رہا ہے۔ صورت حال کے بارے میں دعا کرنے کے بعد پیٹر نے ذاکر کو مشورہ دیا کہ وہ اپنے گھر پر ہی مقیم رہے اور اپنے عقیدے کی قیمت ادا کرے۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ حیران کن تھا۔ ذاکر نے بتایا کہ "میں ہر رات سونے سے پہلے بائیبل کی تلاوت کرتا۔ ایک رات جب میں بائیبل کو بند کرکے لیٹا ہی تھا کہ میں نے اپنے باپ کو کمرے میں آتے سنا۔ میں نے یوں ظاہر کیا کہ جیسے میں سو رہا ہوں۔ اس نے میری بائیبل اٹھائی۔ میں نے اپنے باپ کے ماہیت قلب کے لیے بڑی ہی دعا کی۔ اس وقت تک میرے باپ کو